ادبیات

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

قیدیٔ زنداں کہ وقفِ گلستاں رہنے دیا / میں وہیں خوش تھا مجھے تم نے جہاں رہنے دیا
ہر نفس تھا زندگی میں اک پیامِ اضطراب / دل نے تسکیں آشنا مجھ کو کہاں رہنے دیا
تھا وہ اک اعجازِ تبلیغِ وفا جس نے مجھے / بیخودیٔ غم میں بھی گرمِ فغاں رہنے دیا
صرف پروانے ہی کو پھونکا نہ سوزِ عشق نے / شمع کو بھی رات بھر آتش بجاں رہنے دیا
ساغرِ گل میں یہ کس نے بادہ خواروں کے لئے / جلوۂ موجِ شرابِ ارغواں رہنے دیا
زینتِ محفل ہے اب بھی شمع و پروانہ کی خاک / وہ تھی خاکِ دل کہ جس کو رائگاں رہنے دیا
خضرِ منزل تھا کہ میں جس نے بہ ہنگامِ رحیل / نامکمل انتظامِ کارواں رہنے دیا
دل کی بربادی کا اب کیا غم وفائے عشق نے / اس کے ہر ذرّے پہ نقشِ جاوداں رہنے دیا
مصلحت تھی عشق کی فطرت میں گرمیٔ فغاں / شعلۂ آتش میں تھوڑا سا دھواں رہنے دیا
تا حرم والے ہوں واقف سجدہ گاہِ عشق سے / میں نے ان کے واسطے سجدے کا نشاں رہنے دیا
دونوں عالم سے نہ جب اٹھی امانت عشق کی / میری خاطر تم نے یہ بارِ گراں رہنے دیا
تھا بظاہر خلوت حریفِ پردہ حسن خود نما / پھر بھی آخر اپنے جلووں کو نہاں رہنے دیا
برق کے شعلوں سے فصلِ گل میں جن کا ساز تھا / پھر انہیں شاخوں پہ ہم نے آشیاں رہنے دیا

کیوں نہ کھا ذکرِ دل ذکرِ وفا کے ساتھ الم
یہ فسانہ کیوں نہ زیبِ داستاں رہنے دیا